# تذکرہ خانوادۂ ولیُّ اللّٰہی

## باب پنجم

## اصحابِ ثلاثہ کے شاگرد (۲)

### (۵) مولوی فضلِ حق رح

مستجمع کمالات صوری و معنوی، جامع فضائل ظاہری و باطنی، بناء بنائی فضل و افضال، بہار آرائی چمنستان کمال، متکئ ارائک اصابت رائی، مسند نشین دیوان افکار رسائی، صاحب خلق محمدی، مورد سعادت ازلی و ابدی، حاکم محاکم مناظرات، فرمان روائی کشور محاکمات، عکس آئینہ صافی ضمیری، ثالث اثنین بدیہی و حریری، الہی وقت و لوزعی آوان، فرزدق عہد و لبید دوران، مبطل باطل و محقق حق مولانا محمد فضل حق۔ یہ حضرت خلف الرشید ہیں جناب

---

حواشی

### مولوی فضل حق

مولانا فضل حق خیرآباد میں پیدا ہوئے۔ سن ولادت ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۵ء ہے۔ معقولات کی تحصیل اپنے والد حضرت مولانا فضل امام علیہ الرحمہ سے کی اور سندِ حدیث کے لیے شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر علیہما الرحمہ کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ کشمیر و بلی کے دفتر میں پیش کار رہے۔ کچھ عرصہ جھجر، الور، ٹونک اور رام پور کی ریاستوں کی ملازمتوں میں گزارا تھا۔ بعض دینی مسائل میں ان کی خوش عقیدگی حد کمال کو پہنچ گئی تھی۔ احیائے سنت

مستطاب مولانا فضل امام غفر اللہ لہ المنعام کے، اور تحصیل علوم عقلیہ اور نقلیہ کی اپنے والد ماجد کی خدمت بابرکت سے کی ہے۔ زبانِ قلم نے ان کے کمالات پر نظر کر کے فخر خاندان لکھا ہے اور فکر دقیق نے جب سرکار کو دریافت کیا فخر جہاں پایا، جمیع علوم و فنون میں یکتائے روزگار ہیں اور منطق و حکمت کی تو گویا انھیں کی فکر عالی نے بنا ڈالی ہے۔ علمائے عصر بل فضلائے دہر کو کیا طاقت ہے کہ اس سرگروہِ اہل کمال کے حضور میں بساط مناظرہ آراستہ کر سکیں۔ بارہا دیکھا گیا کہ جو لوگ آپ کو یگانۂ فن سمجھتے تھے، جب ان کی زبان سے ایک حرف سُنا، دعوئ کمال کو فراموش کر کے نسبت شاگردی کو اپنا فخر سمجھے۔ بایں ہمہ کمالات علم ادب میں ایسا علم سرفرازی بلند کیا ہے کہ فصاحت کے واسطے ان کی عبارت شستہ محضر عروج معارج ہے اور بلاغت کے واسطے ان کی طبع رسا دست آویز بلندی مدارج ہے۔ سحبان کو ان کی فصاحت سے سرمایۂ خوش بیانی اور امرأ القیس کو ان کے افکار بلند سے دستگاہِ عروج معانی۔ الفاظ پاکیزہ ان کے رشک گوہر خوش آب اور معانی رنگین ان کے غیرت لعل ناب۔ سروان کی سطور عبارت کے آگے پابگل اور گل ان کی عبارت رنگین کے سامنے خجل۔ نرگس اگر ان کے سواد سے نگاہ کو ملا دیتی، مصحف گل کے پڑھنے سے عاجز نہ رہتی، اور سوسن اگر ان کی عبارت فصیح سے زبان کو آشنا کرتی صفت گویائی سے عاری نہ ہوتی۔ تل متردد ہے کہ اگر ان اوصاف نامحصور کا شمار بھی ہو سکا تو ظرف تنگ سخن میں کیونکر گنجائش ہوگی اور بالفرض اگر حوصلہ سخن میں بھی سمایا قلم فرسودہ زبان اتنا طی لسان اور کاغذ بے چارہ اس قدر وسعت کہاں سے لاوے۔ علاوہ اس کے اندیشہ اپنی جان پر لرزان ہے کہ اس سرخیل سرکردگان روزگار کے اوصاف جمیلہ میں مثلاً بلندی شان کے مدح کے درپے ہو بالضرور تلاش معنی بلند میں منتہائے عالم بالا کی طرف صعود کرنا چاہیے۔ اگر خدا نخواستہ ایسے مقام سے پاؤں رپٹا تو گو کہ جس جگہ گرے گا وہ بھی معنی بلند ہی ہوگا۔ لیکن ازبس کہ اس سے اس

---

کی کوششوں میں مولانا اسماعیل شہیدؒ کے اشد شدید مخالفین میں سے تھے۔ متعدد رسائل مولانا اسمٰعیلؒ کی مساعی حقہ کی مخالفت میں یادگار ہیں۔ ہوناں گڑھی کے مشہور معرکے میں جہاد کے عدم جواز کے حق میں فتویٰ دیا تھا اور امیر المجاہدین مولانا امیر الدین ملی کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ ۱۸۵۷ء میں جہادِ آزادی میں حصہ لیا۔ دہلی

تک ہزار سالہ راہ بالا ہے۔ اس بے چارگی پاؤسر کی خیریت کا ٹھکانا نہیں لگتا۔ ناگزیر عنان تفکر کو اس وادیٔ بے منتہا سے پھیر کر کچھ حال سعادت اشتمال لکھتا ہوں۔

مولود میمنت آلود آپ کا ۱۲۱۱ھ میں ہوا ہے۔ سبحان اللہ وہ کیا زمانہ سعید اور وقت حمید تھا۔ ایسے طالع پر عطارد کو غیرت ہے اور اس کی سعادت پر مشتری کو حسرت۔ اب سن شریف آپ کا باون تک پہنچا۔ گو طبیعت کو ویسی ہی رسائی اور ذہن کو ویسی ترقی ہے۔ اس ترقیات روز افزوں کے ساتھ یہ آرزو ہے کہ ایسے صاحب کمال کے خزانۂ عمر میں بھی ترقی روز بہ روز عطا ہو۔ آمین یا رب العٰلمین۔

اگرچہ آپ کا کلام لطیف اور سخن پاکیزہ حد تحریر سے افزوں ہے لیکن ناظرین کتاب کے واسطے قدرے اس میں سے درج قرطاس کرتا ہوں:۔

## نثر عربی

امابعد فان الدنیا غرور مالها قرور بل قرور هامرور وظلها حرور لا یوازی همومها سرورها ولا یوازن حبورها شرورها ولا تتکافی معافاتها وآفاتها ولا تتأوی افراحها واتراحها ولا محنها وراحتها ولا یتلافی سمومها نعیمها ولا سمومها نسیمها ولا ضنکها رخاءها ولا نزعزعها رخاءها ترياقها ثمالها ونقصانها کمال۔ عاقبتہ عافیتها اوصاب وحلویها وسلویها حلاقم اوضاب اولها حبور واٰخرها تبور وصفائها غبار وبقاءها عبور واهلوها بور وقصور هم قبور کل من غمر فیها مرموس وکل ما عمر فیها مطموس وکل من الورٰی وان ثری فان مصیرہ الی الثری مبادیها اٰمال ومنا وعواقبها اٰجال ومنا ما فیها من صفو عیش الا ویکدرہ نوازل الاحداث وما علیها من ذی نفس ونفس الا ومبوأة منازل الاجداث الا ان البقاء مستحیلة

---

میں جنرل بخت خاں کے شریک مشاورت رہے۔ لکھنؤ میں حضرت محل کی کورٹ کے ممبر رہے۔ جہاد آزادی میں ناکامی کے بعد گرفتار کر لیے گئے، مقدمہ چلا اور عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی اور یہ عظیم مجاہد حریت پا بجولاں جزائر انڈمان بھیج دیا گیا۔ وہیں ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۶۱ء میں انتقال ہوا۔

فان الدنیا محال مستحیلۃ لایعنی عن حوالھا وتغیر احوالھا حیلۃ فصبا وشباب وشیبۃ وتیاب واتراب واتراب ولھو واتراب ثم فقر واتراب ثم فقر واثراب یتمتعون ثم یمنون ویمنعون مایتمنون فکل ما یمنون بہ انفسھم منون وکل مایظنون یزیحہ الیقین وریب المنون فانما للمنون مایمنون وللخراب مایبنون وللترک اموالھم والبنون لایغنی فانقاعد فواقہ بنفسہ فواق ولایقیہ عن فراقہ ابناء انسہ وانشاد جنسہ واق ولایجدیہ عند بلوغ التراق وحضور القائض والراق أس ولاراق لایفید المرأ عند صمامۃ حمیم ولایزید العمر عند تمامہ تمیم والناس لاجل الامل للاجل ناسون ویعلل العلل یواسون حولا یرقون اویاسون ثم عند الیاس یاسون ثم لایقاس مایقاسون مایلون یاثلون فیالمون ولایعلمون فسوف یعلمون اری الموت لقیام الکرام ویخص الخاصۃ بالاختزام فکم اغتال مثیلا وعدلا یعقب عدیلا وکریما بدلا لم تخلف بدیلا "سُنَّۃَ" اللہ التی قد خلت من قبلُ ولن تجد لسُنَّۃِ اللہ تبدیلًا " کلا بل الساعۃ طامۃ عاقۃ غاقۃ والساعۃ بل لاتذر ھامۃ وھاقۃ "کل من علیھا فان" فما النبات من ثبات ولا الحیوان من دوام ولا تابید للاوابد بل لیست الخوالد بخوالد فما نشأ ناشئ الاھوی وما انشأ بناء الاخوی وما زھر نجم الاھوی ومانجم زھر الاذوی ولما لم تدم بسایط العناصر علی حال بل لایزال یستحیل بعضھا بعضا کالنار ھواء والھواء ماء والماء ارضا فالمرکبات التی منھا تخلق بالبلی والمخلوقۃ اخلق واسراعھا الی البواد ماتفق اجتماعہ من ما اختلف من المواد واقربہ الی الفنا ماخص بالتولید والانماء والاغتذاء من الارض والماء واسبقہ الرمس ما اعطی قوۃ اللمس واخصہ باختزام المنیۃ من خص بالنفس الداھیۃ المجردہ السنیۃ والبنیۃ الواھیۃ المطردۃ الدنیۃ فالنفس متطلعۃ الی الانسلال والبنیۃ متسرعۃ الی الانحلال فلابد لہ من البدّ والاضمحلال ومالہ بالاحتیال عن الاغتیال محیص

---

مولانا فضل حق کا شمار برصغیر پاک و ہند میں معقولات کے سرآوردہ علماء میں ہوتا ہے۔ ان کی ذات گرامی سے معقولات کے ایک مستقل مکتبۂ فکر کی بنیاد پڑی۔ اپنے پیچھے بہت سی بلند پایہ تصانیف اور شروح وحواشی

ومحید فلن یجد عنہ مایفید ومایفید ولن یقید ما یتردی اذا تردی فاذا جاء الردی لن تستطیع لہ ردا فالقضاء حکم حتم لایحول حول وحزم فانما سمی الموت یقینا لانہ حق جزم فلیس امرہ لبشر مقدورا وانما ھو امر اللہ "وکان امر اللہ قدرا مقدورا" بل ما امر بصفو او تکدیر او قدر او تقدیر الا وھو بتقدیر عزیز قدیر لا بتدبیر وتقدیر واذا القضاء لایرد فالرضاء بہ اردّ والانسان کما قال عز من قائل "خلق ھلوعا اذا مسہ الشر جزوعا واذا مسہ الخیر منوعا" لکنہ سبحانہ خصّ خواص عبادہ بالاستثناء وکرمھم بذکرھم فی اثناء آیات کلامہ بالاثناء واعد حسن الجزاء بازاء حسن العزاء ووعد الاجر الجزیل من اضاء الصبر الجمیل واصاب من اناب الیہ وتاب عند خطب ناب فما اصاب من جزع بما اصاب فمن نحب نحبا لن یقضی نحبا ولن یدفع نحبا ومن تجمل بالاصطبار وتحمل عند الاختیار وتاسی باعتبار فقد تاسی بکبار الاخیار فی حسن الاختیار والجزع ینقلب عجزا ونہجا والصبر یستوجب فوجا ویعلی درجا ومن قاسی وبالا ویلا لم یجد سوی التجلد سبیلا ومن لم یستطع جلدا عند ما کابد کبدا لم یفز لیح ابدا فاصبر صبرا جمیلا وان کان رزی اصابک جلیلا فان الوالد اذا ترک مولودہ لایترک ارجوزہ واذا تاکم انزل منذ نبیت بمنعاتہ اتتھف علی مسعاتہ وندبنی خیر وفاتہ الی ان بصفاتہ فبالله ای خیر ذھب بہ الوفاۃ وای خیر ذھب وفات وای باربار وای سارسار وای ضار ضار فقد کان من الثقات الاثبات والدھاۃ الھداۃ یعامل بالمصافات ویجامل بالمواسات ویتعدی عن التعدی والمعادات ویأخذ بأحسن العادات متردیا بالالتفات والسعادات مواظبا علی العبادات والباقیات الصالحات فلو اباح المشارح التوجع والتفجع مکروبا کان الندب الی الندب مثل ذلک الندب المندوب مندوبا لکن الحمد للہ علی ان خلف خلفا اعلی منہ زلفا واسنی منہ شرفا والانجح الناس نفسھم علیہ اسفا فکیف یکون المولی

---

یادگار چھوٹے ۔ الحق المعالی فی شرح الجواہر العالی ، حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک ، حاشیہ تلخیص الشفاء ، الہدیۃ السعیدیہ فی الحکمۃ الطبعیہ ، رسالہ تحقیق العلم والمعلوم ، الروض ، التوزۃ الہندیہ وغیرہ خاص الوپر

الداهیة فما اصابه من الداهیة فالبشر جبلی البلغ مفطور ولوانه رزین صبور لکن المحیوة الدنیا عند اهل الزور والزور غرور وانت تعلم یا مولای ان الصبار ماجور وان الجازع مازور فلم الامر القادر المقدور "واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور" خلف الله علیک وخلف علیک بخیر ابقاک ووقاک کل ضرر وضیر. والسلام

## قصیدہ

لاتصیغ بهوی بیض امالید ... فاخمر الموت فی اجفانها السود

فی غمز الحاظها فتک الاسود وان ... حاکین زیم الفلا بالطرف والجید

قد خاب من غازل الغزلان یاملها ... وباد من رام انس الریم فی البید

دع المراشف واستعذ بهن ففی ... تلک العذاب عذاب غیر مردود

لاتنتظر نظرة من احور بسج ... ولاترح سوی البخل من الجود

کم فی هوی الحور من حور وکم بهوی ... نواعس الطرف من همّ وتسهید

فلا یروقنک لین فی معاطفها ... ان القلوب لمن اقسی الجلامید

یبکی المشوق بعبرات مورّدة ... مافی میاسمها من حسن تورید

بشر البشیر نذیر بالعذاب فلا ... تغرر ک غرة غر من مهاغید

الظلم ظلم کما عدل القوام فکم ... حبیب بجفوة عدل القد مقدود

ان العقائل یعقلن العقول ولا ... یعقلن مقتولهن المهنک الهودی

اشفارهن شفار بل احدّ ظبا ... ومرسل النصدع احبول التقید

فیهن قبل التصابی ذل مبتهل ... وبعد صیدا لمعنّی غرة الصید

لاضحّ قط لمفتون یصرّعه ... مافی عیون النشاوی من عرابید

قد صادنی نایل یرمی بلاخطإ ... ویلاه من عامد فی قتل معمود

مرد فمود بلعمود و بمقتضب ... من صارم اللحظ فی الاجفان معمود

---

قابل ذکر ہیں۔ آخر الذکر رسالہ محمد عبد الشاہد خان شروانی نے مرتب کرکے باغی ہندوستان کے نام

اللحظ فی الجفن مضاء الظبات ولا — تمضی القواب الا عند تجرید
لا یقضب السیف الا ذا یسنّ وما — تقاضب اللحظ من سن و تحدید
حسناء ضمت شتاب الحسن اجمعه — فبددت شمل عقلی ای تبدید
تسیته القلب والاعطاف لینة — جسم کذا لک قلب کالحدید
اذا تجلت یجز المجتلی صعقا — خرور موسی فوق الطور اذ نودی
سبت فوادی یفوده بها فلیس له — فاد وان کان یفدی اکل مصفود
هندیة هندتنی ثم هندت الا — سیاف ظلما لقتلی ای تهنید
نالت علیّ بقد عادل و جفت — وفترت بفتور الطرف مجنودی
لم انسها اذ لمحت بی بخمیج وجی — کانها بدر تم فوق اهلود
عنّت فعنت فؤادی واختفت وشفت — منّت فمنت با نجاز المواعید
عادت قلی ثم عادت وهی عایدة — فعاد عید سقامی موسم العید
ماست تجرز نشوی ذیلها مرحا — فقدت جیب صبری ای تقدید
شفت سقامی من خمر الشقاوة من — عذب الرضاب بعناب وقندید
رشفت وارتشفت خمر الرضاب کما — سقیتها و سقتنی ماء عنقود
ثم انتشینا فلا ندری اذلك من — خمر المراشف ام من خمر اتود
وطبتُ روحا بربا ها و ناظرة — بحسنها وسماعا بالاناشید
ثلثة هی طیب العیش ما جمعت — الا لمر سعید الجد محسود
وصل الغوانی وکاس البابلی ورنّا — ت الاغانی بضرب الوتر والعود
ما اطیب العیش لولا ان مرجعه — عما قریب الی قبر و ملحود
صرفت ریعان عمری فی هوی ودود — وما لذلك من عذر و تمهید
فلا ملاذ سوی خیر الوری جمعا — فی الخلق والخُلق والاحسان والجود

---

سے شائع کردیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس پر دیباچہ تحریر فرمایا ہے۔ تاریخ آزادی ہند و پاک

لدیا نجیب بغناه الرحیب تفز فکم بغناه من جود لمنجود
جداه نقد لمن یاتیه معتفیا فکم هنالك من قود لمنقود
ماضی الحدود مراعیها یشید علی المحدود عفوا بعفو غیر محدود
احمی الصنادید ماوی مفزعهم اذ یفزعون لاهوال الصنادید
هو الشهید علیهم والشفیع لهم فی یوم هول شدید الهم مشهود
ان نراد ادم قدرا عند مولده فکم اب یعتلی قدرا بمولود
اختاره الله محبوبا و ارسله لرحمة والارشاد وتشدید
لامة قد تمنی الرسل لو حسبوا منها علی ما رؤی اهل المسانید
فاق النبیین طرا فی الکمال و فی الجمال والعزم والاجمال والسود
فلا یدانیه موسی فی العروج ولا فی الیمن عیسی و فی الملك ابن داؤد
ولا ابن یعقوب حسنا والخلیل قری ونوح عزما لدی نصح و تهدید
بر المحاسن بل بحر و عترته سفینته مستواها الجود لا الجودی
اصحابه بذلوا فی نصر ملته اذ جاهدوا فی المغازی کل مجهود
اذریك یا خیر مودا و مختبطا قد طردته المعاصی ای تطرید
حر الشمس تدنو فی القیامة ان تظله تحت ظل منك ممدود
وان تبواه تحت اللواء غدا یاذا لواء بعز النصر معقود
انشدتك فاقبل مدحتی کرما حتی افوز بانشادی بمنشودی
اهدی الیك مدیحا کله غرر ونیل نولك بالتقصید مقصودی
لاشك انك غوث الحق اجمعهم ولا تبالی اباطیل المناکید
علیك ازکی صلوة الله ماصدحت فی مورق البان ورقاء بتغرید

## قصیدہ

فؤادی هائم والدمع هامر وسهدی دائم والجفن دامر
فقلب ما فتی بجوی و لوعة فی اضطراب واضطرام

ودمع بل دم صوف جری من نیاطی ساجما ای انسجام
وطرف ارمد یوذیہ غمض ویل سومد ساجی الظلام
طویل لایقاس بہ زمان فساعتہ کشہر بل کعام
کانهم کواکب الجوزاء نیطت باجفان و داز بالدوام
حمامی حاضر والوجد باد وجسمی ذابل والشوق نام
برانی الحب حتی لن ترانی فلولا انتی جهلوا مقام
اذاب الشوق احشائی واوری انظی فی اضلعی وابلی عظامی
انهضمنی هوی کشح هضیم ومال علی معدلۃ القوام
سری فی الغرام فصار غرما وذاك الغرام من اوهی الغرام
مرامی نظرۃ من ذات لحظ مصیب لیس یخطی فی المرام
کلمت بعضب لحظ ما الجرحی ظباہ من التحام والتیام
فهل سقیت مضاربہ بسیم فلا یلتام بالی من کلام
جروح السیف قد تلتام لکن ظبا الالحاظ غیر ظبا الحسام
فکم سیف لہ ثلم و نبو وما لشبا اللحظا من ائتلام
جراحات الجوارح غیر جرح یخدبہ قلوب تبل هام
مرضت لاجل الحاظ مراض ولکن الشفاء شفت سقامی
فلحمۃ ناظر ثمل ثمال وخمر الریق تریاق السمام
شفانی حین هم الهم جسمی ملی یفترهن برد همام
تحامانی لحالاتی حماتی کما ندم الندام علی ندامی
وصدعنی الطبیب وصد عنی حمیمی وابتغی صحی حمامی
یشفعنی العداۃ و یزدرینی اودائی ویشمت بی خصامی
فمن نزار بری انی خلیع ومن لاح رمانی باتهام
ومایسندهم ایای الا عماء او عمی او للتعامی

الا من مخبر عنی عذولی بان ملامه یربی هیامی
وان جوی الهوی فی القلب نار وقد حلت فیه نفح فی الضرام
وانی قد اخذت العشق دینا وملکت المحبة من زمامی
وانی لست اعرف من دبیر قبیلا او وراء عن امام
وانك لست اول من لحانی وانی لست اول مستهام
فکم جاف کمثلك ظن جدال هوی هزلا مجدا فی ملامی
فصاغوا لی مواعظ لقنوها بتبیین الحلال عن الحرام
واوعدلوا لما عذلوا واعفوا وما عنفوا بمضنی مستضام
وعنت لهم عذراء عنت فؤادی من معاذیر اکتتام
لکشف فی الهوی العذری عذری لهم کشف البراقع واللثام
ولو طلعت من الاخدار لیلا طلوع الشمس من تحت الغمام
لما ارتابوا وتابوا عن تقاهم وخروا للسجود و للسلام
واصمتهم بقوسی حاجبیها بارشاق بلا رشق السهام
بقی الباغون صحوی عن هواها وهل صغی الی لوم اللئام
فکیف الصحو عن ثمل سکور کان رضابه صفو المدام
رفیق عاتق عذب هنی زکی النشو مسکی الختام
یریبنی فرعها فوق المحیا دجی لیل علی بدر التمام
جمالی ظاهر کالروض غض ینور بالاقاح لدی ابتسام
بنفسی من تلافی طول هجری فوافی باختیال و احتشام
تضمن اصلبی وجعا فوافی فعافی ما تضمن بالتزام
شفی من کان قد اشفی لفرط الا سلی واسی کلامی بالکلام
وبات ید لقی بردا و برءا شفی لوعی ویسر لی منامی
تحاملنی وقد علقت یداها ید بمقلدی و ید بجام

وبات یدی لکشحیها وشاحا ... وبتنا فی التزام واضطجام
بدأنا باعتناق و اغتباق ... وکان صبوحنا خیر اختتام
فبتنا ثم صلینا ولذنا ... بجاه محمّد خیر الانام
شفیع الخلق احمد هم جمیعا ... حمید الخلق محمود المقام
ملاذ الناس اذ لاذوا اخلال ... لفاد بهم ولا جان و حام
وخیمهم ابوهم ثم نوح ... وابراهیم عن نیل المرام
وموسی والمسیح ومن سواهم ... اذا رتاعوا باهوال عظام
فجاءو لاذین به فأوی ... ونجاهم من الداء العقام
ابرّ الناس اندّهم یمینا ... واوفاهم جمیعا بالذمام
سما من فی السما والارض فخرا ... فلیس له سمیّ او مسامی
مشاع الفضل منقسم العطایا ... وما للفضل فیه من انقسام
فلیس له عدیل فی اعتدال ... وعدل او قسیم فی قسام
محی وحیی اباطیلا وحقا ... فما اعلاؤه من ماح وحام
حمی وسما فما حام وسام ... یلیه فی بنی حام و سام
تقدم آدما خلقا و موسی ... بمعراج و نوحا باعتزام
وابراهیم اکراما و عیسی ... بیمنته ویوسف بالوسام
وداؤد ووارثه بملك ... وحکم بین ارباب الخصام
واقدام علی الجلی وجد ... وجد فی المغازی باقتحام
محی الادیان طرا اذ اتانا ... بدین کامل قیم مدام
کشمس اشرقت ضحوا فضل الـ ... ـکواکب فی انطماس وانغمام
وبحر لجّ الجیاش طام ... فطم علی الکواکب بالتطام
همام یستغاث لکل هم ... فیکشف کل هم باهتمام
یلوذ به العصاة غدا فتنجی ... شفاعته الاثیم عن الاثام

اتی نهدی صراطاً مستقیما عمن عودا حیاری فی مقام
بشیر منذر نور بشیر حباه الله اسمی الاسامی
رحیم رحمة رؤف هدی هاد صفوح ذو انتقام
شواهد صدقه حجج رواها مسلسلة امام عن امام
کلام بهائم وحنین جذع ونطق حصی و تسبیح الطعام
رمی ابطال کفار غزاهم بحصباء فولّوا بانهزام
واقحم کل منطیق بذکر حکیم لایعارض فی النظام
بمولده وهی ایوان کسری واشرف مابناه علی انهدام
فعاد بصمدعه کسری کسیرا والصق انف کسری بالرغام
بدا نور فبصر دور بصری لاعین قاطنی البلد الحرام
الا یا عاصمی من کل هول و یا من حبل رافته عصامی
تصرم جل عمری فی الملاهی وما لهوای بعد من انصرام
قد انضمت عراری ورمّ عظمی وعاری هوای من انفصام
فمالی غیر لطفك من ملاذ یکون به اعتضادی واعتصامی
فسل ربی لیودینی شهیدا بطیبته عند عزیك الکرام
ویونسنی بحج واعتمار فارغب فی الحطیم عن الحطام
ویدخلنی انزورك فی حیاتی مزارك مستکینا باستلام
وکن لی فی ثری قبری انیسا وکن لی شافعا یوم القیام
انا الساوی فناولنی شرابا طهورا سائغا یروی اوامی
الام احوم عطشانا هیوما ومجر نداك غمر اللج طامی
علیك صلوة ربك ماتغنت علی ورق الغضا ورق الحمام

---

اور جزائر انڈمان کے حالات میں یہ نہایت اہم کتاب ہے +